دورۂ موریشس

۲۰ نومبر کی ایک گرم اور حبس زدہ دوپہر، تیس گھنٹوں کے کمر توڑ سفر کے بعد جب میں ماریشس پہنچا تو یہ اندازہ بالکل نہیں تھا کہ کل سے دو ہفتے کے قیام میں کیا کچھ گُل کھلنے والا ہے۔

ایک اور دریا کا سامنا تھا منیر مجھ کو
میں ایک دریا کے پار اترا تو میں نے دیکھا

حضرت ڈاکٹر علی محمد آصف بھائی، میرے ہمدمِ دیرینہ مجھے لینے آئے تھے، بڑے تپاک سے، مسکرا کر بغل گیر ہوئے۔

اردو اسپیکنگ یونین (یو ایس یو) اور ڈی پریذیڈنٹ فنڈ فار کریز ٹیورائٹنگ نے مجھے sponsor کیا تھا۔ پندرہ دنوں میں مجھے ایک ہفتہ کا ڈرامہ ورک شاپ کروانا تھا اور دوسرے ہفتے ایک میرا ہی ڈرامہ ''جیون ساتھی کلینک'' کو ڈائرکٹ کرنا اور اسٹیج بھی کرنا تھا۔ ہم کیونکہ رنگ منچ، کینیڈا کے آرٹسٹک ڈائرکٹر ہیں، کم وقت میں ڈرامہ ڈائرکشن سے واقف ہیں۔ ہم نے خندہ پیشانی سے یہ پروجیکٹ قبول کیا۔ ۱۷ سے ۲۰ شاگرد اس میں شامل تھے، جس میں لڑکیاں زیادہ تھیں۔

میرے لئے یہ خوشی اور حیرت کی بات تھی، کیونکہ اردو ڈرامے کے لئے اکثر لڑکیاں کم ملتی ہیں۔

۲۱ تاریخ کی خوشگوار صبح ہرے بھرے باغ کے درمیان یو ایس یو کا بنگلہ نما دفتر پہلی نظر میں ہی بڑا بھایا۔ ۲۰ کی شام ہی مجھے یو ایس یو میں ایک ڈنر پر مدعو کیا گیا تھا اور علی گڑھ ساتھی صابر گوڈر، نائب صدر اور پھر شہزاد صاحب، یو یو ایس یو کے صدر، سمیر صاحب اور آصف بھائی بریانی پر کھل کر باتیں ہوئیں۔

کوئی ۱۷ طلباء جن میں باحجاب لڑکیاں، تازہ دم لڑکے اور ایک نقاب پوش خاتون بھی تھیں، ہر وضع اور قطع کے خوب رو طلباء، ان میں کئی اساتذہ بھی تھے جو ورکشاپ سے کچھ سیکھ کر اپنے شاگردوں کو سکھانے کا پلان بنا کر شامل ہوئے تھے۔ مجھے خوشی تھی کہ میرے کینیڈین تجربے سے استفادہ کرنے، سب بڑے جوش میں تھے سوائے ایک خاتون کے جن کو پہلے سے ہی میری قابلیت پر شک تھا اور ان کی negative vibes سبھوں کو محسوس ہو رہی تھی۔

وقت کم اور کام بہت زیادہ۔ پہلا ہفتہ، ورک شاپ میں "10 commandments of Theatre" سے لے کر Breathing exercises, Voice Modulation, Body movements, Mime, concentration exercises, Theatre techniques etc. مختصراً مگر سیر حاصل طریقوں سے بتایا اور نوٹ کروا دیا گیا۔ ہر ایک طالب علم خوش اور مطمئن تھا سوائے ایک خاتون کے۔

Students کا پہلا مسئلہ، تلفظ، پھر ادائیگی کا تھا کیونکہ اردو ان کی مادری زبان نہیں۔ یہ مسئلہ نارمل تھا اور میں بہت اپنائیت سے اس کی اصلاح کر رہا تھا۔ دوسرا بڑا مسئلہ، یہاں کہ مقامی استادوں کی ٹریننگ کا تھا۔ ڈرامہ ان کے نزدیک action کے نام پر اچھل پھاند اور شور شرابہ تھا۔ ہم نے اس کی نفی کرنے کے بجائے یہ بتایا کہ ویسے ڈرامے بھی ہوتے ہیں، مگر میرا ڈرامہ سنجیدہ ہے۔ اس کو میرے طریقے سے کریں، اگر عوام کو پسند نہ آیا تو بدنامی میری ہوگی، Students کی نہیں۔ مگر موصوفہ الجھتی رہیں اور اسٹیج ہونے سے تین روز قبل داغِ مفارقت دے گئیں۔ حالانکہ اس روز تک ہم سبھوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو کر چھلکا چاہتا تھا، مگر نیت صاف ہو تو اللہ ڈرامے میں بھی مدد کرتا ہے۔ محترمہ خود quit کر گئیں کہ مجھ سے dialogue یاد نہیں ہو رہے ہے۔

میں crisis میں بہتر direction دیا کرتا ہوں۔ پیپر پر یہ ہے کہ ڈرامہ سات دنوں میں تیار کیا گیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ صرف تین روز کی رات دن کی لگن، چالنج اور students کی خود کو ثابت کرنے کی جستجو نے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کر دکھایا۔

مزے کی بات یہ کہ ۱۰ characters میں ۸ پہلی بار اسٹیج پر آئے تھے۔ مجھے ان کی dedication پر اور انہیں مجھ پر پورا اعتماد تھا۔ تمام باتوں کے باوجود ڈرامہ اسٹیج ہوا اور ماریشس کی ڈرامہ History میں اپنا نام محفوظ کر گیا۔ مجھے اپنے ہر شاگرد پر ناز ہے۔ میری دعا ہے کہ وہ زندگی کے ہر امتحان میں، اس ڈرامہ کو اپنے سامنے رکھیں گے، لگن اور کچھ نیا کر دکھانے کی جستجو کے ساتھ خود اعتمادی، ہر مسئلہ کا حل ہوا کرتی ہے۔ ڈرامہ ہمیں زندگی کا ہنر سکھاتا ہے، ساتھ ہی زمین سے جوڑے رکھتا ہے۔